



## سوال

(372) محرم کے بغیر کیے ہوئے عمرے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے لپٹنے خاوند کے ساتھ احرام باندھا اس حال میں کہ وہ حائضہ تھی جب وہ پاک ہوئی تو اس نے لپٹنے شوہر کے بغیر عمرہ کیا۔ عمرہ مکمل کرنے کے بعد اس کو پھر خون جاری ہو گیا تو کیا وہ اپنا عمرہ دہرائے گی؟ اور ایسے ہی اگر وہ حیض کے دوران حرم کے صحن میں آئے تو کیا وہ اس کی وجہ سے گناہگار ہوگی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہم کہتے ہیں کہ جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ کہ عورت مکہ میں لپٹنے محرم کے ساتھ آئی اور اس نے حیض کی حالت میں میقات سے احرام باندھا، اور اس کا حالت حیض میں میقات سے احرام باندھنا صحیح ہے کیونکہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب ذوالخلیفہ مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ مجھے نفاس آگیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اغتسلی واستغفری بئوبٍ وأخرمی" [1]

"غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر احرام پہن لے۔"

لہذا اس کا احرام صحیح ہے اور جب وہ مکہ آئی تو وہ پاک ہو گئی اور اس نے جو شوہر کے بغیر عمرہ کیا تھا اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ شہر کے اندر ہی ہے لیکن اس کو خون کا لوٹ آنا اس کی طہارت کو، جو اس نے دیکھی تھی۔ مشکوک بنا دیتا ہے۔

پس ہم اس کو کہتے ہیں: جب تو نے یقیناً طہارت دیکھی تو تمہارا عمرہ درست ہو گیا لیکن اگر تمہیں اپنی اس طہارت میں شک ہے تو تو عمرہ کو دہرائے لیکن سنئے سرے سے عمرہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میقات پر جائیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہیں سے احرام باندھ کر طواف کریں، سعی کریں اور بال کاٹ لیں۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

[1] - صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)



حذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 323

محدث فتویٰ